



## سوال

میں ایک یورپین عورت ہوں اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی ہدایت نصیب فرمائی اور الحمد للہ اسلام قبول کر لیا۔ میں پوری کوشش کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی اتباع کروں، لیکن میں آپ سے بعض ازدواجی مشکلات کے بارہ میں نصیحت طلب کرتی ہوں جو کہ میرے اور خاوند کے مابین پیدا ہو چکی ہیں۔ میرے خیال میں آپ کو یہ بتانا ضروری ہے کہ ہماری ازدواجی زندگی کشیدگی کی علامت بن چکی ہے، حتیٰ کہ معاملہ اس حد تک جا پہنچا ہے کہ میں نے اپنے خاوند سے چند ماہ قبل پہلی مرتبہ طلاق کا مطالبہ بھی کر دیا ہے، اس کا سبب یہ ہے کہ وہ جلتے ہوئے بھی کہ نماز فرض اور ضروری ہے نماز میں سستی کرنے لگا ہے۔ اور اس نے ایک اور بری عادت بنالی ہے کہ وہ جب بھی غصہ میں ہوتا ہے مجھے طلاق کی دھمکیاں دیتا ہے، اور اسی حالت میں مجھے اس نے گھر سے بھی نکال دیا تھا، اور جب اسے یہ پتہ چلا کہ میں بھی اسے چھوڑ دوں گی تو اس نے توبہ کی اور اپنے معاملات میں تبدیلی پیدا کر لی، جس کی وجہ سے میں نے اپنا مطالبہ ختم کر دیا اور اس کے پاس واپس آ گئی۔ اس کے باوجود کشیدگی ابھی تک پائی جاتی ہے اور ہمارے تعلقات کو خراب کر رہی ہے، اس کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ موجود دور میں وہ مجھ سے ایمان میں کمزور ہے، اور میں بھی اپنے آپ کو کامل ایمان نہیں سمجھتی، اور مجھے بھی علم ہے کہ میں بھی معصیت اور گناہ میں پڑ جاتی ہوں، لیکن میں اسے ہر وقت دیکھتی ہوں کہ وہ لہجے کام نہیں کرتا (وہ حرام اور مکروہ کام میں پڑا رہتا ہے)۔ میں یہ سب کچھ برداشت نہیں کر سکتی اور اسے ایسے کاموں سے منع کرنے سے نہیں رک سکتی کہ میں اس پر خاموش رہوں مثلاً: بیٹی کے سلنے ایسی جگہ کا بوسہ لینا جو کہ کسی کے سلنے شرم کی بات ہے، اور بیٹی کی موجودگی میں ہی فحش کلمات کی اداسی وغیرہ۔ اور جب میں اس سے یہ کہتی ہوں کہ ایسا کرنا صحیح نہیں، بعض اوقات تو وہ مجھے قرآن و سنت میں سے دلیل دیتا ہے وہ چاہتا ہے کہ اس سے معلوم کروائے اور پھر وہ اپنے اسی فعل میں کوجاری رکھتا ہے، یا پھر غصہ میں آجاتا ہے اور مجھے کہتا ہے کہ وہ اپنے معاملات میں ہی مشغول رہے میرے معاملات میں دخل نہ دیا کرو، اور ہمارے درمیان کشیدگی کا یہی سبب اور مصدر ہے۔ ہم دونوں میں سے ہر ایک کے صبر کا پیمانہ لمبیز ہو چکا ہے کوئی بھی صبر نہیں کر سکتا تو میرا سوال یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ ان حالت میں مجھے کس چیز میں آزمانا چاہتا ہے؟ اگر مجھے علم ہو تو کیا مجھ پر ضروری نہیں کہ میں اسے نصیحت کروں اور اسے صحیح چیز کے متعلق بتاؤں یا کہ میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کروں اور انتظار کروں کہ اسے خود ہی صحیح اور غلط کا علم ہو جائے گا کیونکہ اب وہ اسلامی کتب پڑھنے لگا ہے؟ اس موضوع کے بارہ میں آپ سے نصیحت چاہتی ہوں، کیونکہ اب وہ اس طرح کی تنبیہات سے تنگی محسوس کرنے لگا ہے، اور میں صبر نہیں کر سکتی بلکہ اگر تو وہ میری بات نہ سنے تو میں غصہ میں آجاتی ہوں، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے کوئی نصیحت کریں اور اس میں کتاب و سنت کے دلائل بھی دیں۔

## جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

الحمد للہ

ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ جس نے آپ کو صراط مستقیم اور ہدایت کا راستہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائی، اور آپ کو اپنی اطاعت اور رضامندی کے کام کرنے کی حرص بھی عطا کی، اور آپ کے خاوند کو بھی آپ کے ساتھ معاملات میں تبدیلی لانے کی توفیق بخشی، ہم امید کرتے ہیں کہ اس سے آپ کے اندر یہ امید پیدا ہوگی کہ آپ کے خاوند کا معاملہ پہلے سے بہتر ہو رہا اور ان شاء اللہ اپنے معاملات کو اور بہتر بنائے گا۔

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ ایک صالح اور نیک عورت اپنے خاوند کی عادات و اخلاق کو بدلنے کی استطاعت رکھتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اگر وہ اس کے ساتھ معاملات میں حکمت و نرمی سے کام لے اور اس میں جلد بازی سے گریز کرے، ان شاء اللہ۔

بعض اوقات کچھ خاوند ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی بیوی کی جانب سے بار بار کی نصیحت کرنے پر ان سے نفرت کرنے لگتے ہیں، خاص کر جب یہ نصیحت ان کی اولاد کی موجودگی میں کی



جائے، اور یا پھر ہو سکتا ہے وہ اس میں اپنی توہین محسوس کرنے لگیں یا پھر اپنی شخصیت کی کمزوری دیکھیں۔

اس لیے آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ اس کا خیال رکھیں، اور اسے نصیحت کرنے کے لیے کوئی مناسب سا وقت اختیار کریں اور اس میں تبدیلی لاتے رہیں، اور اس میں بھی آپ نصیحت کرتے وقت نرمی اور محبت کا انداز اختیار کریں تاکہ وہ اسے قبول کرے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

آپ اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے۔ النحل (125)۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس چیز میں بھی نرمی پائی جائے وہ اسے مزین اور خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز سے بھی نرمی ختم ہو جائے وہ اسے بد صورت کر دیتی ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (2594)

اور پھر خاوند تو اس نرمی کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے نرم رویہ اختیار کیا جائے کیونکہ اس کا کچھ مقام و مرتبہ بھی ہے۔

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنی اس کوشش کو کامیاب کرنے کے لیے اس کے ساتھ کئی ایک اسلوب اختیار کریں مثلاً اسے پڑھنے کے لیے کچھ کتابیں اور سننے کے لیے کچھ اسلامی کیسٹیں بطور ہدیہ پیش کریں، یا پھر یہ چیزیں لاکر اس کے قریب ایسی جگہ پر رکھیں جہاں سے وہ آسانی سے حاصل کرے اور اسے پڑھنے اور سننے کا شوق پیدا ہو۔

اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے بھی التجا اور سوال کریں کہ وہ آپ کے حالات کی اصلاح فرمائے، اور معرفت حق کے لیے آپ کے خاوند کا سینہ کھول دے اور اسے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

واللہ اعلم۔

الاسلام سوال و جواب

21898